

فرایئے اور مجھے بُلا لیجیے۔ زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو، ستمگر! ورنہ
 بیشک گزرا ہوا وقت دوبارہ کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نہ سکوں
 نہیں آسکتا، لیکن کیا میں
 گزرا ہوا وقت ہوں کہ دوبارہ آ بھی نہ سکوں؟

۲۔ شرح : بیشک مجھ پر انتہائی ضعف طاری ہے اور غیر طعنے دے
 رہے ہیں۔ ان طعنوں کی کیا شکایت کروں؟ طعنے محض باتیں ہیں، پھر کیا باتیں
 کوئی سر ہیں کہ اٹھا بھی نہ سکوں؟
 مطلب یہ کہ غیروں کے طعنے اٹھا سکتا ہوں یعنی برداشت کر سکتا ہوں،
 البتہ مجھ میں ضعف کے باعث سر اٹھانے کی تاب نہیں۔

۳۔ لغات۔ ملنے کی قسم کھا لینا : ملنے سے انکار کر دینا۔
 شرح : خواجہ حاکمی فرماتے ہیں۔

”جب کہا جاتا ہے کہ اس کو فلاں کام کرنے کی قسم ہے تو اس کے
 یہ معنی ہوتے ہیں کہ اس کو اس کام کے کرنے سے انکار ہے۔ پس
 عاشق معشوق کے ملنے کی قسم کیونکر کھا سکتا ہے؟ کہتا ہے کہ زہر
 کچھ تیرے ملنے کی قسم نہیں کہ اس کو کھانا نہ سکوں۔ چونکہ وہ ملتا نہیں،
 اس لیے نہیں کھا سکتا۔“

اے ظالم! مجھے زہر ملتا ہی کہاں ہے؟ ورنہ کیا وہ تیرے ملنے کی قسم ہے
 جو کھا بھی نہ سکوں؟

ان تینوں شعروں میں افعال ایسے لائے، جن کے دو معنی ہیں، ایک حقیقی
 دوسرے مجازی یعنی ایک از روئے لغت، دوسرے از روئے محاورہ۔ مثلاً
 آنا وقت کا بھی ہو سکتا ہے اور اپنا بھی اٹھانا بات کا بھی ہو سکتا ہے اور سر
 کا بھی، کھانا زہر کا بھی ہو سکتا ہے اور محبوب سے ملنے کی قسم کا بھی۔ اس